تحفة المحبین

قصائد فارسی و عربی و اردو کہ
در تبریک و تہنیت ولادت
باسعادت حضرت خاتم
النبیین و سید المرسلین
و شفیع المذنبین و رحمۃ للعلمین
در انجمن مقدس وفاق ایرانیان
دکن صانہا اللہ عن
الفتن
خوانده شده

بسم الله الرحمن الرحیم

قصیده فارسی طبعزاد حاجی فتح الله یزدی المتخلص بمفتون

مدرس فارسی گورنمنت هائی اسکول چادرگهات نائب مدیر

و محاسب انجمن مقدس وفاق

قصیده

خورشید چه در خاور عیان با طلعت پیکران — شد روی کیهان زرفشان از ضوء خور تا خاوران

شد روی گیتی از صفا همچون دل اهل صفا — گسترد چون مهر از وفا فرشی بعالم زرفشان

من با دو صد رنج و الم در گوشه منکوب غم — افتاده کاهم در برم دلدار کی لاغر میان

یاری مه مشکین ختن صد سحر بودش در سخن — در بذله گوئی با فطن هم نکته سنج و خوش بیان

بر روی وی شد از جبین افگنده زلف عنبرین — یا ماه با عقرب قرین بنموده آن پسته دهان

گفتم بدو کی ماه روی سرو قد مشک مو — خلقت ترا چه بود بگو حوری تو انسان یا رجان

خندید و گفت آن بانمک نه جن و حورم نه ملک — نی ماه بر اوج فلک بل دلبری شیرین زبان

چه بود ترا کاینسان غمگین نشسته در کنجی حزین — ایدون نباید اینچنین غمگین نشستن خسته جان

بگذشت ایدون دور غم دور غم و رنج و الم — شادی بجو و دان مغتنم از لطف خلاق جهان

شد عید مولود نبی بادش فدا ام ابی   کان عرش پیما در شبی برتر شد از کروبیان
مولود پاک مصطفی آن شافع روز جزا   امروز آمد بر ملا بر خلق ارض و آسمان
راه شیاطین بسته شد بتها همه بشکسته شد   ایوان کسری خسته شد چون گشت شاه ما عیان
شاهست و شاهان بردرش جن و ملایک چاکرش   حلقه بگوش بودرش یکسر همه پیغمبران
احمد شفیع المذنبین سر حلقه اهل یقین   مقصود رب العالمین از خلقت کون و مکان
شمس حقیقت جلوه‌گر در این لباس آمد دگر   تا هر دنی بدگهر گردد نهان خفاش سان
از دور آدم تاکنون هر روز خود آمد برون   گاهی چو یحیی خورد خون گه بد سلیمان زمان
عیسی هم موسی خود او هم طور و هم سینا خود او   قوسین او ادنی خود او گاهی بد این گاهی بد آن
گه طالب آن روی بد گه لن ترانی گوی بد   گه جلوه‌گر در کوی بد گه با کلیم اندر بیان
ذات تو ای سر علن نشناخت کس جز بوالحسن   در هر زمانی هر زمن بعد از خدای مستعان
حیدر که هستی بردرش خاقان چین و قیصرش   از جان کمینه چاکرش با جمله شاهنشهان
عنترکش و مرحب فکن اندر وغا و صف‌شکن   فرض است حبش در زمن بر خلق از خورد و کلان
دست نبی دست خدا دارای تاج انما   آن واجب ممکن نما واقف بر اسرار نهان
استاد جبریل امین ابن عم خیر المرسلین   سر حلقه اهل یقین مولای کل مومنان
ای صاحب دین مبین سبطین نبی تو حزین   بیچارگی ما ببین برما شو ای شه مستعان
بنگر گروهی مفسدین از بهر نفع خویشتن   در هر طرف اندر زمن گردیده با هم همزبان
اسلام در غم مبتلا گردیده ای شیر خدا   از جور و ظلم اشقیا دستی برون آر از میان
وقت است کان تیغ دو سر برکف امام منتظر   گیرد بدفع اهل شر سازد جهان را گلستان
بس طینت او پرشد کاندر بسلم جمیر شد   هر پیره روبه شیر شد از غیبت صاحب زمان

ببیند الهی چشم من در این جهان این زمین | کان تیغ بر وجه حسن خونها کند هر جا روان
کز آب آن تیغ دودم اسلام یک شد چون قدم | گردند برادر سا بهم شاهی کنند اندر جهان
از شرق و غرب و روم و چین آید در زیر نگین | شاهی کند چون پیشیان زین نهر تا خاوران
شاها مرا امداد کن مفتون خود را شاد کن | او را ز غم آزاد کن کافتاده زار و ناتوان
صد شکر کز لطف خدا حاصل مرا شد مدعا | کامد وی بدیدم بر ملا یک جمع از ایرانیان
ایرانیان را انجمن شد در دکن ز اهل فطن | یکسر تمامی ممتحن از عارفان نکته دان
[illegible] دایم از خدا کاین قوم نیک باوفا | هر روز یابندی علا از جمله اقوام جهان
یا رب بحق شاه دین ابن عم خیر المرسلین | شاهنشه دنیا و دین مولای کل مؤمنان
حقد حسد از ما ببر ما را بهم کن نیک تر | تا بر یکدگر گر باشیم بر هم مستعان
تا گل همی روید ز گل تا هر خیال آید ز دل | تا از بدی گردد خجل اندر زمانه نکته دان
اعدائیان با صد تعب از دشمنان در تاب و تب | سوزند چو نار ملتهب تا هست این روز و شبان

زین جمع نیک باوفا این انجمن باشد بپا
تا ابد از حکم خدا شاهنشه آخر زمان

نتیجه افکار سید الجلیل عالم الفاضل آقا سید هدایت الله الشوشتری الجزایری متخلص به رضوان

من المبلغ عنی نحو ذی سلو | سلام عبد [illegible] مولاه مستلم
اعتاب باب اتی جبریل مستلما | اجلاله [illegible] [illegible] الملتثم

باب له من اله العرش رفعته　　والعرش في فرشه تدس بالقدم
يا با النبي الذي معراجه لبساط　　القرب من ربه في اقرب القسم
محمد صاحب التبليغ خاتمه　　والصادر الاول المقرون بالقدم
من داس بالنعل وادني فحل بها　　ولم يكن فيه الا بارئ النسم
اصل الوجود وعين الجود نبعته　　ومن تربى بحجر المجد والكرم
حليمة ارضعته وهي مرضعته　　ندي النبوة بالايحاء لا الحلم
ملايك ايدته في الرضاع بما　　اعتاضت اللبن المدرور في الغنم
فشاتها قد تمشت شولا عجفا　　فاعتيض اولادها في الشاه بالغنم
اثار ميلاده الافاق قاطبة　　منه انطفا نار بيت النار للعجم
وشق ايوان كسرى منك معجزة　　الى القيامة باق غير منهدم
سبحان من خالق اسراك قدرته　　ليلا الى المسجد الاقصى من الحرم
تبارك الله فرد ليس ثانيه　　في حادث الدهر موجود من القدم
وكيف امدح من قال الاله　　بانه من عظيم الخلق في العظم
من عبد الصمد الموجود من قدم　　نفس الوجود فلم يسجد على صنم
يا نفس لا تقنطي من فضل رحمته　　فانه رحمة الله على الامم
يا رحمة الله فارحم عبد ملتجيا　　ببابك جود لنا ارجو منك من كرم
تالله ما ... ...　　فكيف موثق حبل غير منفصم
عليك ... ...　　الى القيامة صلى خالق القلم
والجد ... ...　　الزهر اياشا في المرضا من السقم

گفتار جناب ادیب اریب آقا میر وارث علی خراسانی متخلص بہ وارث

قصیدہ

بے وجہ نہیں خلق میں یہ جشن بپا ہے   ہاں یہ شب میلاد رسول دوسرا ہے

مطلع ثانی

بالائے زمیں نور خدا جلوہ نما ہے
جو ناز کرے ارض یہ تو بجا ہے
آتی ہے یہ زہرا کی صدا چرخ سے پیہم
مجرے ہی کئے جاؤں ابد تک تو بجا ہے
کیا قدر شب قدر کی اس رات کے آگے
یہ رات ہے وہ رات کہ جو عیش فزا ہے
باعث یہی خلقت کے ہیں دیکھو کہ خدا نے
لولاک لما شان میں خالق نے کہا ہے

قطعہ

کیا مدح کروں بادشہ کون و مکاں کی
اللہ نے بھائی انھیں جیسا رسا دیا ہے
ہے دختر فرخندہ لقب فاطمہ زہرا
زوجہ بھی خدیجہ سی ملی اہل وفا ہے

کونین کے مختار ہیں مولا کے نواسے
ہے ایک حسین اک حسن سبز قبا ہے
سردار ہیں دونوں یہ جواناں جنان کے
معبود نے حاکم انھیں جنت کا کیا ہے
بخشے گا خدا اوس کو جسے پنجتن کے حضرت
معتوب جو انکا ہے وہ مردود خدا ہے
جز وحی کوئی بات نہیں منھ سے نکلتی
انکا ہے وہ احکام جو احکام خدا ہے

قطعہ

ہر ایک پیمبر سے ہیں یہ رتبہ میں افضل
ادنی سی ہے یہ بات مگر غور کی جا ہے
اللہ نے قرآن میں ایک ایک نبی کا
عیسیٰ کہیں موسیٰ کہیں یہ نام لیا ہے
کیا حفظ مراتب ہے پیمبر کا ہمارے
ان کو کہیں طہٰ کہیں یٰسین کہا ہے
ملتے ہیں جو ہنس ہنس کے گلے مومن و دیندار
اک غلغلہ صل علیٰ صل علیٰ ہے
کیا مدح کف خاک کرے نور خدا کی
اللہ نے وصف انکا کتابوں میں لکھا ہے

اور دوسرا یہہ کہ نواب مدار المہام بہادر کی منشیگاہ مین مقدمہ کے واقعات کا اخفا کرکے اپنے مفید مطلب حکم نافذ کرالینا - یہہ امور ایسے ہین کہ خود مستاجر مذکور اس سے انکار نہین کرسکتے - اور یہ تمام کارروائیان مشمول مثل ہین - اور ایک امر غور طلب یہہ ہے کہ مستاجر مذکور نے شروع کی درخواست مین مال مسروقہ والدہ کا مملوکہ ہونا ظاہر کیا ہے - اور پہر یہہ بیان کرتا ہے کہ والدہ کے اوس صندوق مین جواہر کے پچہتر ہزار روپیون کا مال نامبردہ کا ماسوائے اپنے دوسرے بہائیون کے تہا -

یہ دوسرے بہائیون مین مرزا کاظم علیخان بہی شریک ہین -

اول تو مال مسروقہ کی قیمت چار لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیون کی تبلایا پہر بعد اوسی مال کی قیمت چہہ لاکہہ اچہتر ہزار روپیونکا تبلایا سچ کہا کسی نے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد

(ملاحظہ ہو یہ تخالف)

مستاجر مذکور سے کوئی یہہ دریافت کرے کہ مال کے سرقہ جانیکی کیفیت آپکو کیسے معلوم ہوئی تو یہہ ہی جواب ملیگا کہ ڈسٹرائی کی زبانی مجہے معلوم ہوا - کہ ڈہرو ائی کو کیونکر معلوم ہوا تو ظاہر کیا جائیگا کہ اوسکو گہر کے چہوکریون سے معلوم ہوا غرض تین درجونکے بعد کہین آپ اونگہنے سے ہوشیار ہوے - اور ہوشیار ہوتے ہی نہ سمجہا نہ بوجہا نہ آؤ دیکہا نہ تاؤ دیکہا جہٹ سے درخواست لیکر اور پیٹ پکڑ لیکر بوم مارتے ہوے کوتوالی مین پہونچے اور چیخنے پکارنے لگے کہ یارو دوڑو دوڑو مین لٹ گیا میری امان جان کا مال بہرے بہائی صاحب نے چورایا بموجب ایک دکہنی مثل کے کہ مٹہو میان مرگئے - مٹہو میان کیسے مرگئے نہین معلوم - ارے کس نے کہا - فلانے نے کہا اور فلانے کو کس نے کہا - فلانے نے کہا - آخر ہوتے ہوتے نتیجہ یہہ ہوا کہ ہمنے جن جن سے سنا تہا مثل اون کے ہمنے بہی غل مچا دیا - ہمین کیا معلوم کہ کیا ہوا -

اور لطف یہہ کہ مستاجر مذکور نے اسی سنی سنائی پر اتنی بارات دیدئے اور بہائی کو ملزم

بھی ٹھہرا دیا - اور پھر سرکار مین درخواست دی کہ میرا مال مرزا کاظم علی فروخت کر رہے ہین
اور میرا نقصان ہو رہا ہے خدا را میری مدد کرو - اگر کوئی پوچھے کہ مال کیسے فروخت ہوا
کسکی معرفت فروخت ہوا - اور کتنا فروخت ہوا - اور کہان فروخت ہوا اور فروخت
ہونیکا ثبوت کیا ہے - تو بس اسکا جواب بھی وہی ہے کہ مٹھو میان مر گئے -
ابتک صاحبزادی کی متضاد درخواستون کی بنیاد پر جو کچھ ہوا وہ کوتوالی مین اسوقت
موجود ہے - اور مثل متعلقہ مین صاحبزادی کے پیش کردہ ساختہ پرداختہ گواہون کے
جو کچھ کہ اظہارات لیے گئے ہین ایک دوسرے کے مخالف و متضاد ہین - کوئی تو کہتا ہے
کہ صندوق تین آدمی اوٹھا کر لیگئے - اور کوئی کہتا ہے کہ صرف دو آدمی صندوق
لے گئے یہ نہین معلوم کہ سر پر اوٹھا کر لیگئے یا ہاتھون پر اور کوئی یہہ کہتا ہے کہ صندوق ایک
ہی آدمی بغل مین دبا کر لیگیا - گواہان مذکور مین چند آدمی اس بیان مین بھی متفق ہین
کہ جب کاظم علی آکر والدہ صاحبہ سے پوچھے کہ زیور کا صندوق کہان ہے یا مرزا فیاض علی
چرا لیگئے تو والدہ نے جواب دیا کہ چھپر مین ہے اور کنجیان اپنے پاس سے اون کے سامنے
پھینکدین کہ کہا کہ اپنے دیکھو دیکھ لو - گواہان مذکور نے صندوق مذکور کا جو عرض و طول
بیان کیا ہے وہ ایک ہاتھ یا ڈیڑھ ہاتھ طول اور ایک فٹ عرض ہے - اور اسوقت وہی
صندوق مین جس میں زیور کا ہونا موجود ہے - لیکن گنجائش یہہ مال اوسمین ہے بس
کوئی بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی اس بات کو باور نکریگا کہ چھ لاکھ چھتیس ہزار کا
مال جسمین پچاس جوڑیان سیم و زر و جڑاؤ زیورات اور وغیرہ کے ہون اور
علاوہ اسکے نقد [illegible] قریب پانچسو عدد کے
ہو اس چھوٹے صندوق مین کیونکر سما سکتا ہے - جواہرات اور موتی وغیرہ
تو تھوڑی جگہ مین رکھے جاتے ہین کچھ کپڑے نہین جو ٹھونس ٹھونس کر رکھین یا
لکڑیان ہین جو ڈھیر رکھین صاحبزادی کا یہہ اصرار وہ تمام مال مسروقہ

قطعہ

یہہ حال صبا نے جو گلستاں میں کہا ہے
تشریف لبس آپ لائے ہیں مولا سوئے دنیا

شاخوں نے سلامی کے لئے سر ہیں جھکائے
ہے وجہ کہ ایک ایک شجر جھوم رہا ہے

ہے شوق میں وا در کیطرف دیدۂ نرگس
سبزے نے بھی ہر چار طرف فرش کیا ہے

سر سبز ہوں سب دوست معاند تیری پامال
ہر شاخ پہ یہہ بلبل شیدا کی صدا ہے

سنکر خبر آمد سلطان رسالت
زر غنچوں نے مٹھی میں نچھاور کو لیا ہے

سلطان الوالعزم کی آمد ہے جہاں میں
تا عرش بریں دین کے ڈنکے کی صدا ہے

کچھ خوف نہیں قبر کا اور حشر کا واں بات
ہم اوس کے ہیں مداح جو محبوب خدا ہے

غزل (از مفتون)

پای چو ای صنم نہی از سر ناز بر زمیں
می نہمت بجای پا روی نیاز بر زمین

پای زند بکفر و دین یکسرہ دیر و کعبہ را
انکہ بکوبت آورد روی نیاز بر زمین

خیل ملک ز آسمان خاصہ کند سوی تو
بہر اجابت عبادت دراز بر زمین

کفر بکیش عاشقان بنود اگر سبکتگین
سجدہ طاعت آورد نزد ایاز بر زمین

نیست ز فقر و کمتم اندہ و شادی بدل
زانکہ بعابرین بود شیب فراز بر زمین
رو بخدای خویش کن تا برہاندت زغم
چند پی معیشتی در تک و تاز بر زمین

ایضاً

ہر کہ را قبلہ چو من طاق دو ابروی تو بود
زدہ پا دیر و حرم را بسر کوی تو بود

کاش کہ اہل نظر را ہمگی دل ہدف
تیر جانسوز کمان خانۂ ابروی تو بود

مہر را ماہ عیان داشت ہمی بدر و ہلال
ذرۂ نورش اگر از رخ نیکوی تو بود

پای سرمست نہادم بچمن از پی سیر
سروی اندر چمن ار چون قد دلجوی تو بود

مشک یک خطہ چین خاصہ نہان در ہر تار
در خم طرۂ پر چین سمن بوی تو بود

عاشقان را ہمہ از جان شدہ بودی محسود
دل دیوانہ کہ در سلسلہ موی تو بود

پای یکسر زدہ بر حوری و غلمان مفتون
خواہشش چون نہ خداوی چہ مینوی تو بود

تمت